

بیسویں صدی عیسوی میں علمائے ہند کی تفسیری خدمات (عربی زبان میں)

ڈاکٹر محمد رضی الاسلام ندوی

قرآن کے فہم و تفہیم کی کوشش ایک ایسی سعادت ہے جس سے بڑھ کر کسی دوسری سعادت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوستانی علماء نے ہر زمانے میں قرآن کریم سے شغف رکھا ہے، اس کی تفسیر، ترجمہ اور تفسیر کی خدمت انجام دی ہے اور علوم قرآنی میں قابل قدر علمی سرمایہ فراہم کیا ہے، یہ کام مختلف زبانوں میں ہوا ہے، ماضی قریب تک عربی اور فارسی کو علمی زبانوں کی حیثیت حاصل تھی، اہل علم مختلف علوم و فنون میں انہی کو وسیلہ اظہار بناتے تھے، لیکن جب اردو زبان کو فروغ ہوا تو اہل علم بھی اس میں اپنی علمی و فکری کاوشیں پیش کرنے لگے۔ بیسویں صدی عیسوی میں قرآنیات پر سب سے زیادہ کام اردو زبان میں ہوا ہے، اس میں بہت سی قابل قدر تفسیریں اور علوم قرآنی پر بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، قرآنیات کے میدان میں عربی زبان میں گزشتہ صدیوں کے مقابلے میں اس صدی میں نسبتاً کم کام ہوا ہے، لیکن جو کچھ ہوا ہے، وہ گونا گوں پہلوؤں سے امتیازی حیثیت رکھتا ہے، سطور ذیل میں اس کا تعارف اور مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

(الف) تفاسیر و حواشی قرآن:..... بیسویں صدی میں عربی زبان میں واحد مکمل تفسیر لکھنے کا شرف مولانا ثناء اللہ امرتسری (۱۸۶۸ء-۱۹۳۸ء) کو حاصل ہے۔ مولانا بے مثال خطیب، عظیم صحافی اور کامیاب مناظر تھے، ملکی سیاست اور ملی کاموں میں بھی سرگرمی سے حصہ لیتے تھے، اپنی ان گونا گوں خدمات کے ساتھ انہوں نے پیش بہا علمی و دینی خدمات بھی انجام دی ہیں، مولانا نے مختلف انداز سے قرآن کی پانچ تفسیریں کی ہیں۔ تین اردو میں دو عربی میں (۱) اردو تفسیر ”تفسیر ثنائی“ کو (جو آٹھ جلدوں میں شائع ہوئی ہے) عوام و خواص دونوں میں قبول عام حاصل ہوا ہے۔ ”تفسیر القرآن بکلام الرحمن“ عربی زبان میں مولانا امرتسری ہی مکمل تفسیر ہے، اس کا بیشتر حصہ یوں تو وہ انیسویں صدی کے اواخر میں لکھ چکے تھے، مگر اسے مکمل کرنے کی سعادت انہیں بیسویں صدی کے اوائل میں حاصل ہوئی اور اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۰۳ء میں امرتسر سے شائع ہوا (۲)۔ اس تفسیر کو علمی حلقوں میں بہت سراہا گیا، اس کا امتیاز یہ ہے کہ اس میں قرآن کی تفسیر خود قرآنی آیات ہی کی روشنی

میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ فاضل مفسر نے اپنے طریقہ تفسیر کا تعارف یوں کر لیا ہے:

”علماء نے قرآن مجید کی مختلف انداز پر تفسیریں لکھی ہیں، بعض نے احادیث و آثار سے استفادہ کیا ہے اور بعض نے اپنی عقل کا سہارا لیا ہے، حالانکہ سبھی حضرات اس پر متفق ہیں کہ بہتر طریقہ کلام اللہ کی تفسیر خود آیات ربانی سے کرنا ہے، چنانچہ میں نے اسی طرز کو اپنانے کی کوشش کی ہے۔“ (۳)

”تفسیر القرآن بالقرآن“ کا اصول نظری حیثیت سے تمام اہل علم کے درمیان مسلم رہا ہے، لیکن پورے قرآن میں عملاً اسے برت کر دکھانا بہت مشکل ہے، یہ دشواری مولانا امرتسری کے ساتھ بھی پیش آئی ہے، چنانچہ ایسے تمام مقامات پر جہاں تفسیر کے لئے دیگر ہم معنی آیات نہیں ملی ہیں، انہوں نے حاشیہ میں احادیث، تفاسیر اور دیگر کتب کے حوالے سے مسائل کی توضیح کی ہے، جگہ جگہ اختلافی مسائل کی نشاندہی بھی حاشیہ میں کی ہے، اس تفسیر کی دوسری نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں جلالین کی طرح اختصار ملحوظ رکھا گیا ہے، اس خوبی کا ذکر کرتے ہوئے مولانا سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) نے لکھا ہے۔

”عربی مدرسوں میں اگر جلالین کی جگہ اس تفسیر کو رواج دیا جائے تو آج کل کی ضرورتوں کے لحاظ سے بہت بہتر ہے۔“ (۴)

عربی زبان میں مولانا امرتسری کی دوسری تفسیر بیان الفرقان علی علم البیان ہے۔ جو نامکمل رہ گئی ہے، اس کی صرف ایک جلد (جو سورۃ فاتحہ اور سورۃ بقرہ کی تفسیر پر مشتمل ہے) ۱۹۳۴ء میں ثنائی پریس امرتسر سے شائع ہوئی تھی، اسے مولانا نے عربی ادب و لغت، صرف نحو، معانی و بیان کے اصول پر لکھا ہے، ضرورت کے وقت احادیث و آثار وغیرہ سے بھی استفادہ کیا ہے، کہیں کہیں معاصرین کی تفسیروں پر تنقیدی نظر بھی ڈالی ہے، شروع میں علم معانی، بیان اور بدیع کے ۷۲ اقواعد کا ذکر کر کے حواشی میں ان کی مثالیں قرآن سے پیش کی ہیں، سورۃ کے شروع میں ذکر کیا ہے کہ اس سورۃ میں کون کون سے مضامین بیان کئے گئے ہیں، یا کون مسائل اور باتوں کی طرف اشارہ ہے؟ اس سے پڑھنے والے کے ذہن میں مختصر طور پر سورۃ کے تمام مضامین آجاتے ہیں، اکثر مقامات پر عربی اشعار سے بھی استشہاد کیا ہے۔ (۵)

تفسیر القرآن بالقرآن کی ایک کوشش مولانا عنایت علی وزیر آبادی کی طرف سے بھی ہوئی ہے۔ ان کی تفسیر آیات للسلالین ۱۳۳۹ھ، ۱۹۳۰ء میں مطبع کریمی لاہور سے طبع ہوئی ہے، یہ تفسیر صرف سورۃ نساء تک ہے، اس میں آیات قرآنی کی تفسیر اسی مضمون کی دوسری آیات سے کی گئی ہے، فاضل مفسر نے اپنے الفاظ میں تشریح بہت کم کی ہے، البتہ حسب ضرورت حاشیہ پر لمبے لمبے نوٹ لگائے ہیں، مثلاً آیات میں مذکورہ انبیاء اور دیگر اشخاص کے تعارف اور واقعات کی تشریح حاشیہ میں تفصیل سے کی ہے۔ (۶)

عربی تفسیر کے میدان میں ایک بہت اہم اور نمایاں نام مولانا حمید الدین فراہی (۱۹۶۳ء-۱۹۳۰ء) کا ہے، مولانا نے قرآن میں غور و تدبر کو اپنی زندگی کا اوڑھنا بچھونا بنالیا تھا، یوں تو اس کا آغاز علی گڑھ کے دور طالب علمی

(۱۸۹۱ء-۱۸۹۷ء) ہی سے ہو گیا تھا، جس میں مدرسۃ الاسلام کراچی کے زمانہ تدریس (۱۸۹۷ء-۱۹۰۷ء) میوڑکالج الہ آباد کے زمانہ تدریس (۱۹۰۸ء-۱۹۱۳ء) اور دارالعلوم حیدرآباد کی پرنسپل شپ (۱۹۱۳ء-۱۹۱۹ء) کے دوران بتدریج اضافہ ہوتا گیا، لیکن اس کا نقطہ غروج مدرسۃ الاصلاح میں آپ کے قیام کا زمانہ (۱۹۱۹ء-۱۹۳۰ء) ہے جہاں آپ نے اپنی زندگی کی آخری دہائی گزارائی، مولانا کی خصوصیت یہ ہے کہ ان کی تمام تصانیف کا مرکز و محور قرآن ہے، وہ کسی نہ کسی پہلو سے قرآن کی خدمات کرتی ہیں، دوسری چیز یہ کہ انہوں نے صرف عربی زبان کو ہی اپنے خیالات کے اظہار کا ذریعہ بنایا، اسی لئے ان کی تمام تصانیف عربی زبان میں ہیں (سوائے تفسیر سورۃ اخلاص کے، جسے مولانا نے اپنے ایک دوست کی فرمائش پر اردو زبان میں تحریر فرمایا تھا)۔ (۷)

نظم قرآن کا تصور یوں تو بعض قدیم مفسرین کے یہاں بھی ملتا ہے، لیکن جس جامعیت، زور بیان اور قوت استدلال کے ساتھ اس تصور کو مولانا فراہی نے پیش کیا ہے اور اس کے حق میں جتنے محکم دلائل دیئے ہیں اس میں ان کا کوئی ہم سر نہیں، مولانا نے نظم قرآن کو نہ صرف نظری حیثیت سے پیش کیا بلکہ متعدد چھوٹی سورتوں میں اس کا انطباق کر کے بھی دکھایا ہے، آخر عمر میں انہوں نے نظریہ نظم قرآن کے تحت قرآن کی تفسیر ابتداء سے لکھنی شروع کی تھی، لیکن ابھی سورۃ بقرہ کی چند آیات (۸) ہی کی تفسیر لکھ سکے تھے کہ وقت موعود آ گیا اور یہ عظیم الشان کام نامکمل رہ گیا۔ تفسیر نظام القرآن و تاویل الفرقان کے تحت صرف تیرہ سورتوں کی تفسیریں طبع ہو سکی ہیں اور وہ ہیں: سورۃ فاتحہ (۱۹۳۷ء)، سورۃ زاریات، سورۃ تحریم (۱۹۰۸ء)، سورۃ قیامہ (۱۹۰۶ء)، سورۃ مرسلات، سورۃ عبس، سورۃ ثعلث (۱۹۰۸ء)، سورۃ تین، سورۃ عصر (۱۹۰۸ء)، سورۃ فیل (۱۹۳۵ء)، سورۃ کوثر (ماقبل (۱۹۳۱ء)، سورۃ کافرون (۱۹۰۸ء) سورۃ ابی لہب (۱۹۰۸ء)، ان اجزاء تفسیر میں مولانا فراہی نے جابجا سورۃ فتح، سورۃ ق، سورۃ طلاق، سورۃ نبا، سورۃ دھر، سورۃ فوج، سورۃ ماعون اور سورۃ نکاح کے حوالے دیئے ہیں۔ مولانا امین احسن اصلاحی نے ان کے سلسلے میں یہ وضاحت کی ہے کہ مولانا ان سورتوں کی تفسیر کی تکمیل نہ فرما سکے تھے۔ (۱۰) اس سے اشارہ ملتا ہے کہ مولانا فراہی نے ان سورتوں کی تفسیر کا کچھ حصہ لکھ لیا تھا۔ غیر مطبوعہ سرمایہ میں ایک نام تمام سورۃ اعلیٰ کی بھی ہے۔ (۱۱) یہی نہیں بلکہ مولانا بدرالدین اصلاحی نے ایک جگہ مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ سرمایہ کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ ”مولانا فراہی نے اپنی تفسیر نظام القرآن و تاویل الفرقان میں تمام سورتوں کے مطالب کی تلخیص کی ہے اور ان سب کا نظم بیان کر دیا ہے۔ (۱۲) مولانا نے اپنی اس تفسیر کا مقدمہ بھی تحریر فرمایا تھا جس میں اصولی باتوں کی وضاحت کی ہے، یہ فاتحہ تفسیر نظام القرآن (۱۹۳۷ء) کے نام سے شائع ہوا ہے۔

مولانا فراہی کے چھوڑے ہوئے کام کو ان کے شاگرد رشید مولانا امین احسن اصلاحی نے آگے بڑھایا اور نظم قرآن کے تصور پر مبنی پورے قرآن کی تفسیر تدبر قرآن کے نام سے کی، لیکن یہ تفسیر اردو زبان میں ہے جو ہمارے موضوع سے خارج ہے، عربی زبان میں مولانا فراہی کے کام کو آگے بڑھانے کا سہرا مولانا محمد عنایت اللہ سبحانی کے سر جاتا ہے، انہوں

نے البرہان فی نظام القرآن کے نام سے سورۃ فاتحہ، سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران کی تفسیر لکھی ہے، یہ مولانا کا وہ تحقیقی مقالہ ہے جس پر انہیں جملۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ ریاض سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔ (۱۳)

مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ سرمایہ میں ایک نہایت قیمتی چیز ان کے تفسیری حواشی ہیں، یہ مولانا کے تقریباً چالیس سالہ غور و تدبر کا حاصل ہیں، مولانا نے اپنے مصحف کی جلد بندی اس طور پر کروائی تھی کہ مصحف کے ہر ورق کے بعد ایک سادہ ورق رکھا تھا، مطالعہ کے دوران جو باتیں ذہن میں آتیں، انہیں یادداشت کے طور پر انہی اوراق پر لکھتے جاتے تھے، اس طرح کے دو نسخے دائرہ حمید یہ میں محفوظ ہیں، ان سے نقلیں تیار کرنے والے بعض لوگوں نے دونوں نسخوں کے حواشی کو ایک دوسرے سے ممتاز رکھا۔ لیکن بعض نے اپنی سہولت کے لئے حواشی کو اس طرح مرتب کیا کہ ایک آیت کے بارے میں دونوں نسخوں میں جو کچھ لکھا تھا، اسے یکجا کر دیا۔ (۱۴) مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی شاہکار تفسیر تدبر قرآن میں ان حواشی سے جا بجا استفادہ کیا ہے، اگرچہ انہوں نے کہیں بصر احث ان کا حوالہ نہیں دیا ہے، مولانا سلطان احمد اصلاحی نے اپنے مقالے میں ایسی متعدد مثالیں دی ہیں کہ آیات کی تفسیر میں مولانا اصلاحی نے جس رائے کو اختیار کیا ہے یا اسے ترجیح دی ہے، وہ وہی ہے جو ان حواشی میں موجود ہے۔ (۱۵)

قرآن پر عربی زبان میں لکھا جانے والا دوسرا قابل ذکر حاشیہ مولانا اشرف علی تھانویؒ (۱۲۹۰ء-۱۳۶۲ء-۱۸۶۴ء-۱۹۴۳ء) کا ہے، اردو زبان میں مولانا تھانوی کی تفسیر بیان القرآن عصر حاضر کی مشہور تفسیروں میں سے ہے، یہ تفسیر مولانا نے عوام کو پیش نظر رکھ کر لکھی تھی، خواص اور اہل علم کے استفادہ کے لئے انہوں نے الگ سے ایک حاشیہ عربی زبان میں تحریر فرمایا تھا، یہ حاشیہ مکمل بیان القرآن تاج پبلشرز دہلی کے ایڈیشن میں ہر صفحہ کے آخر میں درج ہے، خطبہ تفسیر میں مولانا تھانوی نے اس حاشیہ کا تعارف یوں کر لیا ہے:

”چونکہ نفع عوام کے ساتھ افادہ خواص کا بھی خیال آگیا ہے۔ اس لئے ان کے واسطے ایک حاشیہ بڑھایا ہے جس میں مکیت و مدینیت سور و آیات، وغیرہ مشہور لغات، و ضروری وجوہ بلاغت، و متعلق ترکیب و خفی الاستنباط فقہیات و کلامیات و اسباب نزول و روایات و اختلاف قرأت وغیرہ ترکیب یا حکم توجیہ ترجمہ تفسیر ایجاز کے ساتھ مذکور ہیں جس کو متوسط درجے کا طالب علم بے تکلف سمجھ سکتا ہے، یہ حاشیہ درس و تدریس کے وقت بہت کام آسکتا ہے، اس حاشیہ کی عبارت عربی اس لئے تجویز کی ہے کہ عوام اس کے دیکھنے کی ہوس ہی نہ کریں، ورنہ جب زبان سمجھتے اور مضامین نہ سمجھتے، بہت پریشان ہوتے۔“ (۱۶)

(ب) علوم قرآنی پر تصانیف:..... بیسویں صدی میں علمائے ہند نے عربی زبان میں تفسیر کے علاوہ علوم قرآنی کے میدان میں بھی قابل قدر خدمات انجام دی ہیں، اس سلسلے میں سب سے زیادہ منصوبہ بند طریقے پر ہونے والا کام مولانا فراہی کا ہے، مولانا نے قرآنیات پر بنیادی لٹریچر فراہم کرنے کے لئے ایک عظیم الشان تصنیفی منصوبہ تیار کیا تھا، یہ منصوبہ بارہ

کتابوں پر مشتمل تھا، پانچ ظاہر قرآن پر، یعنی قرآن مجید کے اعطاء، سبب، اسوں تاویل، جمع و تدوین اور دلائل نظم پر، ان پر تاریخ القرآن کے سوابق چار کتابیں مفردات القرآن (۱۹۳۹ء) اسالیب القرآن (۱۹۶۹ء) التکمیل فی اصول التأویل (۱۹۶۸ء) اور دلائل النظام (۱۹۶۸ء) شائع ہو چکی ہیں، دوسری سات کتابیں جن میں مولانا قرآن مجید کے علوم و معارف اور اس کے اسرار و حکم پر بحث کرنا چاہتے تھے، ان کی ترتیب کے مطابق یہ ہیں: حکمت القرآن، حجج القرآن، العقائد الی عیون العقائد، الرائع فی اصول الشرائع، احکام الاصول باحکام الرسول، انبات انزول، الرسوخ فی معرفة الناسخ و المنسوخ، ان کتابوں میں سے اب تک صرف ایک کتاب العقائد الی عیون العقائد (۱۹۷۵ء) زیور طبع سے آراستہ ہو سکتی ہے۔ (۱۷)

علوم قرآنی پر مولانا فراہی کی دیگر تصانیف میں امعان فی اقسام القرآن (۱۹۰۶ء) للرائی الصحیح فیمن هو الذبیح (۱۹۱۹ء) اور فی ملکوت اللہ (۱۹۷۱ء) قابل ذکر ہیں، یہ اصلاً مقدمہ تفسیر کے اجزاء ہیں جنہیں ان کی اہمیت کے پیش نظر الگ سے کتابی صورت میں شائع کیا گیا ہے، قرآنیات پر مولانا کی غیر مطبوعہ تصانیف میں اوصاف القرآن اور فقہ القرآن کا بھی نام ملتا ہے، مگر ان کا بہت کم حصہ وہ لکھ پائے تھے۔ (۱۸)

مولانا فراہی کی بہت سی تصانیف کے نام تمام رہ جانے کی وجہ ان کا مخصوص انداز تحریر ہے، مولانا ایک وقت مختلف مباحث و مسائل پر غور و فکر کرتے رہتے تھے، ان سارے مسائل کو الگ الگ عنوان بحث و تحقیق قرار دے لیتے اور ان کے متعلق اپنے رنج فکر جمع کرتے جاتے اور انہیں یادداشتوں کی شکل میں تحریر کر لیتے اور اسی وقت یہ بھی نوٹ کر دیتے کہ یہ کس کتاب سے حلق ہے، یہ یادداشتیں گویا اس کتاب کی فصلیں ہوتیں، اس طرح جب کسی کتاب کی تمام فصلیں ان کے ذہنی خاکہ کے مطابق پوری ہو جاتیں تو ان یادداشتوں کو کچھ کم و بیش کر کے مرتب کر دیتے اور کتاب تیار ہو جاتی، مولانا کے اس مخصوص طریقہ تصنیف کے سبب سے بیک وقت ان کے زیر قلم یا صحیح تر الفاظ میں ان کے زیر فکر متعدد تصنیفات رہتی تھیں جن میں سے بعض تکمیل کو پہنچ جاتی تھیں، بعض چلتی رہتی تھیں اور بعض آخر تک ایک آدھ فصلوں سے آگے نہ بڑھ سکیں۔ (۱۹)

علوم قرآنی پر عربی زبان میں مولانا اشرف علی تھانوی کی بھی کئی تصانیف ہیں، ان میں سے ایک مسائل السلوک من کلام ملک الملوک ہے، اس میں بقول مصنف ”سلوک کے مسائل پر آیات قرآنیہ سے نہایا استنباطاً استدلال کیا گیا ہے۔“ (۲۰) دوسرا رسالہ وجوہ المشانی فی توجیہ الکلمات والمعانی ہے اس کی وجہ تالیف بیان کرتے ہوئے مولانا تھانوی نے لکھا ہے:

”ہندوستان میں فن قرأت پر کوئی درسی کتاب نہیں تھی، اس لئے میں نے ارادہ کیا کہ ایک ایسا مختصر رسالہ تحریر

کروں جس میں قرأت سبعہ متواترہ کو ان کے معانی کی توجیہات اور اعراب کے ساتھ بیان کیا گیا ہو۔“ (۲۱)

اس کا انداز تالیف یہ ہے کہ سب سے پہلے قرآن کا لفظ یا عبارت لکھتے ہیں۔ پھر اختلاف بیان کرتے ہیں، ساتھ ہی

راوی یا شیخ کا تذکرہ کرتے ہیں، اس کے بعد صرف ونحوی باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں، کتاب کے آخر میں فن قرأت کے کچھ اصول بھی بیان کئے ہیں۔

یہ دونوں رسالے بیان القرآن کے تاج پبلشرز کے ایڈیشن میں شامل ہیں، اول الذکر رسالہ کو بیان القرآن کے حاشیہ پر شائع کیا گیا ہے اور موخر الذکر رسالہ کے کچھ حصے بیان القرآن کی ہر جلد کے آخر میں شامل کئے گئے ہیں۔ مولانا تھانوی کا تیسرا رسالہ سبق الغایات فی نسق الآیات ہے، یہ مطبع مجتہائی دہلی سے (۱۳۱۶ھ/۱۸۹۹ء) میں شائع ہوا تھا، اس میں سورتوں کے مطالب اختصار کے ساتھ بیان کئے گئے ہیں اور سورتوں اور آیات کا باہمی ربط واضح کیا گیا ہے، شان نزول سے بھی بحث کی گئی ہے۔ (۲۲)

علوم قرآنی پر ایک اہم کتاب مولانا انور شاہ کشمیری (۱۲۹۲-۱۳۵۲ھ/۱۸۷۵-۱۹۳۲ء) کی مشکلات القرآن ہے، اس میں قرآن کی منتخب آیات کی (جنہیں مصنف نے مشکل تصور کیا ہے) توضیح و تشریح کی گئی ہے، یہ توضیحات بیشتر عربی میں اور چند جگہوں پر فارسی میں ہیں، مصنف نے احادیث و آثار اور کتب سیر و تاریخ سے بھی مدد لی ہے اور اہم تفسیروں سے بھی اقوال نقل کئے ہیں، اسے مولانا محمد یوسف غوری (م ۱۳۹۷ھ/۱۹۷۷ء) نے مرتب کیا ہے، ساتھ ہی اس پر انہوں نے ایک مبسوط مقدمہ بسمۃ البیان فی علوم القرآن کے عنوان سے لکھا ہے جس میں تفسیر قرآن کی اہمیت، اس کے اصول و مبادی، تفسیر باثرا اور تفسیر بالرای کا فرق اور بعض دیگر متعلقہ مسائل سے بحث کی ہے، نیز ہندوستان میں لکھی جانے والی تفسیروں کا ذکر کرتے ہوئے ان کے متعلق اپنی رائے دی ہے۔ (۲۳) یہ کتاب مجلس علمی ڈابھیل سے شائع ہوئی ہے۔

علوم قرآنی پر ایک قابل ذکر کتاب کنز المتشابہات ہے، اسے حافظ محمد محبوب علی انجینئر نے تصنیف کیا ہے۔ یہ ۱۳۳۲ھ/۱۹۱۲ء میں دائرۃ المعارف سے شائع ہوئی ہے، اس کتاب میں ایسی آیات جمع کی گئی ہیں جو ایک دوسرے سے مشابہت رکھتی ہیں، ایسی آیات دو طرح کی ہیں، ایک تو وہ جن کا تواتر الفاظ کی کچھ تبدیلی کے ساتھ ہوا ہے اور دوسری وہ آیات ہیں جو عینہ ایک سے زائد مقام پر آئی ہیں، کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ (عربی اور اردو دونوں زبانوں میں) ہے جس میں مصنف نے وجہ تصنیف بیان کی ہے اور آیات متشابہات کو اخذ کرنے میں انہوں نے کیا طریقہ اختیار کیا ہے؟ اس کی وضاحت کی ہے، شروع میں مصنف کو تقریباً آٹھ سو آیات متشابہ ملی تھیں، کتاب کے مطبع میں جانے کے بعد دو سو ساٹھ مزید آیتوں کا علم ہوا جن کا بعد میں اضافہ کر دیا گیا۔ (۲۴)

اس صدی کے اوائل میں ہندوستان میں ایک کتاب المعجم المفہرس کے طرز پر بھی لکھی گئی ہے اور وہ ہے الفاظ القرآن مسمی بنجوم الفرقان جدید لشرح آیات القرآن اس کے مصنف مولانا اہل اللہ فقیر اللہ ہیں، یہ کتاب دراصل مصطفیٰ بن سعید مقرب خاں کی بنجوم الفرقان کی مہذب شکل ہے، مصطفیٰ بن سعید کی کتاب میں آیات کی نشاندہی حروف ابجد کے حساب سے کی گئی ہے جس کی وجہ سے الفاظ کی تلاش میں دشواری ہوتی ہے، مولانا اہل اللہ نے اسے ابجد

کے بجائے حروف تہجی کے حساب سے مرتب کیا ہے، اس طرح یہ کتاب زیادہ مفید ہو گئی ہے۔ یہ ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں شائع ہوئی ہے۔ (۲۵)

اس صدی کی بعض کتابیں ایسی بھی ہیں جن میں قرآن کی کچھ آیات منتخب کر کے ان کی تفسیر کی گئی ہے، یا تعلیمات قرآنی کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے، مثال کے طور پر ایک کتاب مولانا محمد ریاست علی شاہ جہاں پوری (م ۱۳۳۹ھ/۱۹۳۰ء) کی جواہر التنزیل ہے جو ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء میں شیاما پریس شاہ جہاں پور سے شائع ہوئی ہے، اس میں مصنف نے بعض منتخب قرآنی آیات کی تفسیر کی ہے اور انہیں مصحف ہی کی ترتیب پر رکھا ہے، انہوں نے ۱۲۲ عناوین قائم کئے ہیں اور ہر عنوان کے تحت آیات، احادیث کتب تفسیر و فقہ و عقائد و تصوف کی روشنی میں متعلقہ مباحث کی تشریح کی ہے۔ چند عناوین یہ ہیں: أفضل الإيمان، النبي مآذون للشفاعة في الدنيا، في فضيلة الصدقة، في التوبة، في المعراج و أسرارہ، في فضيلة ذکر الله، في فضيلة الصلاة، لاثواب للكفار في الآخرة وغیرہ۔ (۲۶)

رواں صدی میں ہندوستان میں عربی زبان میں لکھی جانے والی تفسیروں میں ایک شیعہ تفسیر کا سراغ ملتا ہے، یہ سید محمد ہارون زنگی پوری (م ۱۳۳۷ھ/۱۹۱۹ء) کی ملخص التفسیر ہے، جو شائع نہیں ہو سکی، اس کا قلمی نسخہ بحفظ مصنف مدرسۃ الواعظین لکھنؤ میں موجود ہے۔ مصنف کے پیش نظر پورے قرآن کی تفسیر کرنا تھی مگر انہیں اس کا موقع نہ مل سکا، اس نسخے میں بس چند آیات کی تفسیر ہے، البتہ کتاب کے تمہیدی مباحث علوم قرآنی کے نقطہ نظر سے اہمیت رکھتے ہیں، ہر بحث کو مصنف نے مقدمہ کے لفظ سے تعبیر کیا ہے اور آٹھ مقدمے بیان کئے ہیں، ان میں سے بعض یہ ہیں: أساسی القرآن و أوصافہ، جامعۃ القرآن، إعجاز القرآن، تلاوة القرآن و ادابہ۔ ایک مقدمہ میں یہ بحث کی ہے کہ قرآن میں کسی بھی قسم کی کمی و زیادتی یا تحریف و تبدیلی نہیں ہے، وہ نبی ہی کے زمانے میں ”مولف“ ہو چکا تھا اور اس کی تلاوت مسلسل ہوا کرتی تھی، ایک مقدمہ میں یہ بحث کی ہے کہ قرآن کریم کا مکمل علم اہل بیت کو دیا گیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ساتھ آل محمد کی اقتدا کا حکم دیا ہے، یہ مقدمہ شیعہ نقطہ نظر سے اہمیت کا حامل ہے۔ (۲۷)

(ج) تحقیق و تدوین، شرح و تحشیہ اور طباعت:..... بیسویں صدی میں عربی زبان میں قرآنیات پر ہونے والے کام کا جائزہ نامکمل رہے گا، اگر اس زمانے میں قدیم کتب تفسیر اور علوم قرآنی پر ہونے والی تحقیق و تدوین، شرح و تحشیہ اور طباعت و اشاعت کے میدان میں ہونے والے کام کا مختصر تعارف نہ کرایا جائے۔

اس صدی میں تحقیق و تدوین کے میدان میں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن کی قابل قدر خدمات ہیں، اس ادارہ نے مختلف علوم و فنون کے قدیم مصادر و مراجع کو تحقیق و تدوین کے ساتھ شائع کر کے انہیں سہل الحصول بنا دیا ہے، قرآنیات کے میدان میں بھی متعدد اہم مصادر کی تحقیق و اشاعت کا سہرا اس کے سر ہے، وہ کتابیں درج ذیل ہیں:

(۱)..... نظم الدرر فی تناسب الآیات والسور: یہ علامہ برہان الدین ابوالحسن ابراہیم بن عمر الباقعی (م

۸۸۵ھ/۱۴۸۰ء) کی مشہور تصنیف ہے، اس میں انہوں نے آیتوں اور سورتوں کے باہمی ربط پر خوب داد تحقیق دی ہے، علم مناسبات آیات و سورت پر یہ ایک بہت اہم مرجع ہے، یہ کتاب دائرۃ المعارف سے ۱۹۶۹ء-۱۹۸۴ء کے درمیانی وقفہ میں ۲۲ جلدوں میں شائع ہوئی ہے۔

(۲)..... نزہۃ الأعین النواظری علم الوجہ والنظائر: یہ علامہ عبدالرحمن ابن الجوزی (م ۵۹۷ھ/۱۲۰۱ء) کی تصنیف ہے، اس میں مفردات قرآنی کی تشریح کی گئی ہے، قرآن کا ایک لفظ کتنے معانی میں مستعمل ہوا ہے؟ اس کی وضاحت کے ساتھ قرآن سے مثالیں دی گئی ہیں، اس کی تصحیح و تعلیق کا کام ڈاکٹر مہر النساء نے ڈاکٹر عبدالعید خاں صدر شعبہ عربی جامعہ عثمانیہ کی نگرانی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے لئے انجام دیا تھا، یہ کتاب دائرۃ المعارف سے ۱۹۷۴ء/۱۳۹۴ھ میں شائع ہوئی ہے۔

(۳)..... اعجاز البیان فی تاویل أم القرآن: یہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے جو شاہ اکبر محی الدین ابن عربی کے شاگرد، پروردہ اور خلیفہ ابوالعانی محمد بن اسحاق صدر الدین قونوی رومی (م ۶۷۳ھ/۱۲۷۴ء) نے کی ہے، یہ ایک اشاریہ تفسیر ہے اور اس پر صوفیانہ رنگ غالب ہے، اس کا پہلا ایڈیشن انیسویں صدی کے اواخر (۱۳۱۰ھ/۱۸۹۳ء) اور دوسرا ایڈیشن ۱۹۴۹ء/۱۳۶۸ھ میں شائع ہوا تھا۔

(۴)..... إعراب ثلاثین سورة من القرآن: یہ کتاب لغت و ادب کے امام ابو عبداللہ احسن بن احمد معروف بہ ابن خالویہ (م ۷۳۷ھ/۹۸۰ء) کی تصنیف ہے، اس میں قرآن کی تیس سورتوں کے اعراب سے بحث کی گئی ہے، یہ کتاب دائرۃ المعارف کی طرف سے مطبعة دارالکتب المصریہ سے ۱۹۴۱ء میں شائع ہوئی ہے، اس کی تحقیق ڈاکٹر سالم کرکوی نے کی ہے، پھر دائرۃ المعارف کے رفیق شیخ عبدالرحمن بن یحییٰ الیمانی نے اس پر نظر ثانی کی ہے اور آخر میں دارالکتب المصریہ کے رفیق عبدالرحیم محمود نے دارالکتب المصریہ میں محفوظ مزید ایک نسخہ سے اس کا موازنہ کیا ہے۔

(۵)..... الکھف والرقیم فی شرح بسم الله الرحمن الرحیم از عبدالکریم الجلیلی (۷۶۷-۸۲۶ھ/۱۳۶۶-۱۴۲۳ء) یہ ایک صوفیانہ تفسیر ہے، اس کا دوسرا ایڈیشن ۱۹۱۸ء/۱۳۳۶ھ میں شائع ہوا تھا، اس کی جواشاعت مطبعة السعادة مصر سے ۱۳۳۶ھ/۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی، وہ دائرۃ المعارف کے نسخہ پر مبنی تھی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دائرۃ المعارف سے اس کی اولین اشاعت ۱۹۰۸ء سے قبل ہوئی تھی۔

کسی ادارہ کے زیر سرپرستی ہونے والے ان کاموں کے علاوہ قدیم مصادر کی تصحیح و تحقیق کے بعض انفرادی کام بھی اس دور میں ہوئے ہیں۔ مثال کے طور پر تفسیرات احمدیہ شیخ احمد بن سعید معروف بہ بلا جیون جون پوری (۱۶۳۷-۱۷۱۸ء) کی مشہور تفسیر ہے، اس میں انہوں نے قرآن کی صرف ان آیتوں کی تشریح و توضیح کی جن سے کوئی فقہی حکم مستنبط ہوتا ہے، اس کی تصحیح و تنقیح کا کام مولانا عبداللطیف اور مولانا عبدالکریم نے انجام دیا ہے اور وہ ۱۳۳۹ھ/۱۹۳۰ء میں جید برقی پریس دہلی سے شائع ہوئی ہے۔

مولانا سعید انصاری نے مشہور مفسر ابوسعلمہ اصفہانی کی مفقود اور نادر الوجود عقلی تفسیر کے اجزاء جو امام رازی کی تفسیر کبیر میں موجود تھے، انہیں نہایت دیدہ ریزی سے مصحف کی ترتیب پر جمع کیا ہے، یہ کتاب ۱۹۲۱ء میں تفسیر ابوسعلمہ اصفہانی کے نام سے البلاغ پریس کلکتہ سے شائع ہوئی ہے۔ (۲۸) تحقیق کے میدان میں ایک اہم کام مشہور محقق مولانا امتیاز علی خاں عرشی کا ہے، انہوں نے رضالا بھریری رام پور میں محفوظ حضرت سفیان ثوری (م ۱۶۱ھ/ ۷۷۷ء) کی تفسیر کے واحد نسخے کی انتہائی دیدہ ریزی کے ساتھ تصحیح، تفسیر، تطبیق اور ترتیب کی خدمت انجام دی ہے، یہ کتاب ہندوستان پر تنگ در کس رام پور سے ۱۳۸۵ھ/ ۱۹۶۵ء میں طبع ہوئی ہے، اس تفسیر کو دیکھ کر مشہور مستشرق، منکمری واٹ نے کہا تھا کہ انگریز اس ”محنت و کاوش کو دیکھ کر دہشت میں رہ جائیں گے۔“ (۲۹)

اس صدی میں ہمیں شیخ الاسلام ابن تیمیہ (م ۷۲۸ھ/ ۱۳۲۸ء) اور ابن کبیر شاگرد بن قیم (م ۷۵۱ھ/ ۱۳۵۰ء) کی تفسیری کاوشوں کے جمع و تحقیق کا بھی رجحان نظر آتا ہے، اس سلسلے میں اولیت کا شرف مشہور عالم دین مولانا عبدالصمد شرف الدین (م ۱۹۹۶ء/ ۱۴۱۶ھ) کو حاصل ہے، انہوں نے قرآن کی چھ مختصر سورتوں (الاعلیٰ، الشمس، اللیل، العلق، البینۃ، الکافرون) کے ابن تیمیہ کی تفسیر کے مخطوطے حاصل کر کے ان کی تصحیح و تطبیق کی اور ۱۹۵۴ء میں اپنے ادارہ الدار القیمۃ تھانہ بمبئی سے مجموعہ تفسیر شیخ الاسلام کے نام سے شائع کیا، مولانا اقبال احمد اعظمی نے ابن تیمیہ کی کتابوں سے آیات قرآنی کی تفسیر و تشریح سے متعلق ان کی تحریریں جمع کی ہیں اور انہیں مصحف کی ترتیب پر مرتب کیا ہے، یہ مجموعہ ۱۹۷۱ء میں مطبع علمی بالیگاؤں سے شائع ہوا ہے۔ (۳۰)

ابن تیمیہ کی تفسیر سورہ الاخاص تفسیر آیات کریمہ لا الہ الا انت سبحانک (الانبیاء- ۸۷) اور تفسیر سورہ نور کی تصحیح و تخریج کا کام ڈاکٹر عبدالعلی عبدالحمید ازہری نے انجام دیا ہے، یہ کتابیں الدار السلفیہ بمبئی سے بالترتیب (۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء- ۱۴۰۷ھ/ ۱۹۸۷ء اور ۱۴۰۸ھ/ ۱۹۸۸ء) میں شائع ہوئی ہیں، امام ابن قیم کی مختلف کتابوں سے ان کی تفسیری اقوال جمع کرنے کی اہم خدمات مولانا محمد اویس نگر امی ندوی (م ۱۹۷۶ء) نے انجام دی ہے، یہ کتاب محمد حامد الحقی رئیس جماعت انصار السنۃ الحمدیہ مکہ مکرمہ کی تحقیق و تالیف کے ساتھ ۱۳۶۸ھ/ ۱۹۴۹ء میں مطبعۃ السنۃ الحمدیہ سے شائع ہوئی ہے، جامع نے اپنے مقدمہ میں صراحت کی ہے کہ یہ کام انہوں نے علامہ سید سلیمان ندوی (م ۱۹۵۳ء) ناظم دارالمصنفین اعظم گڑھ اور مولانا عبدالعلی الحسنی (م ۱۹۶۱ء) ناظم ندوۃ العلماء لکھنؤ کے مشورہ سے کیا تھا۔ (۳۱)

اس صدی میں اصول تفسیر پر شاہ ولی اللہ دہلوی (م ۷۶۲ھ/ ۱۷۷۷ء) کی مشہور کتاب الفوز الکبیر پر متعدد اہل علم نے کام کیا ہے، یہ کتاب شاہ صاحب نے اصلاً فارسی زبان میں لکھی تھی، اس کا عربی ترجمہ مولانا محمد منیر مشتقی ازہری نے کیا تھا۔ (حروف مقطعات کی بحث کا ترجمہ مولانا اعجاز علی امر دہوی (م ۱۴۲۷ھ/ ۱۹۵۳ء) نے کیا تھا) اس کے بہت سے ایڈیشن دیوبند سے شائع ہوتے رہے ہیں، اس کا دوسرا ششہ اور سلیس ترجمہ مولانا سید سلمان حسینی ندوی استاد دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ نے کیا

ہے، ساتھ ہی ذیلی عناوین کے اضافے سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے، یہ ترجمہ ۱۹۸۴ء میں شائع ہوا ہے۔
 الفوز الکبیر کی ایک شرح مولانا سعید احمد پالن پوری استاد دارالعلوم دیوبند نے العون الکبیر فی حل الفوز الکبیر کے نام سے
 کی ہے، یہ ۱۳۹۲ھ/۱۹۷۴ء میں دیوبند سے شائع ہوئی ہے، ایک دوسری شرح مولانا محمد اویس نگرانی ندوی کی ہے جس کا نام
 الخیر الکبیر فی شرح الفوز الکبیر ہے، یہ غیر مطبوعہ ہے۔ (۳۲) اس پر اہل حدیث عالم مولانا عطاء اللہ حنیف بھوجپانی
 (۱۹۰۹-۱۹۸۷ء) کے ایک حاشیہ کا بھی سراغ ملتا ہے، لیکن اس کے شائع ہونے کی اب تک نوبت نہیں آ سکی ہے۔ (۳۳)

اس صدی کے بعض علماء نے علوم قرآنی پر علامہ جلال الدین سیوطی (۸۳۹-۹۱۱ھ/۱۴۳۵-۱۵۰۵ء) کی کتاب
 الاتقان فی علوم القرآن سے دلچسپی کا اظہار کیا ہے، مثلاً اس پر مولانا احمد رضا خاں قادری (۱۲۷۲-۱۳۳۰ھ/۱۸۵۶-
 ۱۹۲۱ء) نے ایک حاشیہ تحریر کیا ہے۔ (انہوں نے تفسیر کی دیگر کتابوں مثلاً تفسیر بیضاوی، تفسیر بغوی، الدر المنکور، تفسیر خازن
 اور عنایت القاضی پر بھی حاشیے لکھے ہیں)۔ (۳۴) الاتقان پر مولانا حمید الدین فرہانی کے بھی مفید حواشی ہیں، یہ بھی قلمی
 صورت میں ہیں، البتہ ڈاکٹر اجمل ایوب اصلاحی نے اپنے ایک مقالے میں شائع کر کے انہیں قابل استفادہ بنا دیا
 ہے۔ (۳۵) ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری استاد جامعہ سلفیہ بنارس و مدیر صوت الامۃ نے فتح المنان بتسهيل الاتقان کے
 نام سے اتقان کی تلخیص کی ہے، اس میں علوم القرآن پر ایک دوسری کتاب منال العرفان سے بعض مفید مباحث کا
 اضافہ کیا ہے، اس پر مولانا عزیز الرحمن سلفی کے قلم سے حواشی ہیں۔ (۳۶) علامہ سیوطی اور علامہ جلال الدین محلی کی تفسیر
 جلالین پر بھی کام ہوا ہے۔ اس سلسلے میں ایک قابل ذکر نام محمد سعد اللہ بن غلام حضرت قدھاری کا ہے جن کی شرح
 کشف المحجوبین عن خدی تفسیر المجالین ۱۳۳۱ھ/۱۹۱۳ء میں مطبع محمدی بمبئی سے شائع ہوئی ہے۔

ایک قدیم تفسیر مدارك التنزيل وحقائق التأويل نسفی (م ۷۰۱ھ/۱۳۰۲ء) پر بھی اس صدی میں ہندوستان میں کام
 ہوا ہے، اس پر ایک ضخیم شرح شیخ عبدالحق آبادی مہاجر کی (م ۱۳۳۳ھ/۱۹۱۵ء) نے الاکلیل علی مدارك التنزيل
 کے نام سے سات ضخیم جلدوں میں کی ہے، یہ شرح بڑے سائز کے تقریباً ڈھائی ہزار صفحات پر مشتمل ہے، اس کی اشاعت
 ۱۳۳۰ھ/۱۹۱۲ء میں مطبع الاکلیل المطابع سے ہوئی تھی۔ (۳۷) تفسیر مدارك پر ایک حاشیہ مولانا عبدالبہادی بھوپالی نے لکھا
 تھا، اس کا نام ہدایۃ المسالک فی حل تفسیر المدارك ہے، اس میں فاضل محشی نے ان باتوں کی تشریح کی ہے جن کا
 اصل تفسیر میں صرف حوالہ موجود ہے یا اس میں اختصار ملحوظ رکھا گیا ہے۔ (۳۸)

اعجاز قرآن کے موضوع پر بعض قدیم کتابوں کی تحقیق و تصحیح کی خدمت پروفیسر عبدالعلیم (۱۹۰۶ء-۱۹۷۶ء) سابق
 وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ نے انجام دی ہے، انہوں نے عقیدہ اعجاز قرآن کی تاریخ کے موضوع پر برلن یونیورسٹی
 سے پی ایچ ڈی کی ہے، اپنے ریسرچ ورک کے دوران انہیں بعض اہم کتابیں مخطوطات کی شکل میں ملیں، انہیں بعد میں
 اپنی تحقیق کے ساتھ شائع کر دیا، چنانچہ ربانی (م ۳۸۴ھ/۱۹۹۴ء) کی کتاب النکت فی اعجاز القرآن ۱۹۳۳ء میں

مکتبہ جامعہ دہلی سے اور خطابی (۳۱۹-۳۸۸ھ/ ۹۳۱-۹۹۸ء) کی البیان فی اعجاز القرآن ۱۹۵۳ء میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پریس سے شائع ہوئیں، نیز ایک مقالہ ”رای الشریف المرتضیٰ فی اعجاز القرآن“ کے عنوان سے مسلم یونیورسٹی جرنل جلد نمبر ۲ شمارہ نمبر ۳ میں شائع ہوا۔ (۳۹)

سطور بالا میں، بیسویں صدی میں تفسیر و علوم قرآنی کے میدان میں ہندوستان میں جو کام ہوئے اس کا مختصر تعارف پیش کیا گیا ہے، اس میں مکمل و نامکمل تفاسیر، حواشی، قرآن اور علوم قرآنی سے متعلق طبع و ادبیات کے علاوہ قدیم تفسیر و کتب کی تحقیق و تدوین، شرح و تفسیر اور طباعت کے میدان میں ہونے والے کام کا بھی تذکرہ ہے، عین ممکن ہے کہ بہت سی کتابیں اس میں شامل ہونے سے رہ گئی ہوں، لیکن اس مختصر اور ناقص تعارف سے بھی اس عہد میں ہونے والے کام کی اہمیت اور قدر و قیمت کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے۔

حواشی و مراجع

- (۱)..... عبدالحکیم ندوی۔ مقالہ ”مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تفسیری خدمات“ در مجموعہ ”قرآن مجید کی تفسیریں چودہ سو برس میں“ خدا بخش اور نیشنل پبلک لائبریری پٹنہ ۱۹۹۵ء: ۳۰۱-۳۱۵ (آئندہ اس کا حوالہ ”ندوی“ سے دیا جائے گا)
- (۲)..... اس کا دوسرا ایڈیشن مولانا امرتسری ہی کی حیات میں ۱۹۲۹ء میں آفتا برقی پریس امرتسر سے شائع ہوا تھا۔ تیسرا ایڈیشن ادارہ احیاء السنۃ لاہور سے شائع ہوا ہے۔ سنہ طباعت غیر موجود۔ (۳)..... ثناء اللہ امرتسری۔ تفسیر القرآن بکلام الرحمن۔ طبع لاہور ص: ۸۰ (۴)..... ماہنامہ معارف اعظم گڑھ اکتوبر ۱۹۲۹ء ص: ۳۱۵ (۵)..... محمد سالم قدوائی، ہندوستانی مفسرین اور ان کی عربی تفسیر، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ دہلی طبع اول ۱۹۷۳ء ص: ۳۰۲۔ (آئندہ حوالہ: قدوائی) محمد مستقیم سلفی، جماعت اہل حدیث کی تصنیفی خدمات، ادارۃ الحجۃ الاسلامیہ والدعوۃ والافتاء، الجلسۃ السلفیہ بنارس طبع دوم ۱۹۹۲ء ص: ۱۹ (آئندہ حوالہ: سلفی) ندوی ۳۱۴ (۶)..... قدوائی ص: ۱۳۱-۱۳۲، سلفی ص: ۳۱ (۷)..... ظفر الاسلام، کتابیات فراہی، ادارہ علوم القرآن، علی گڑھ ۱۹۹۱ء ص: ۳۵ (۸)..... مولانا فراہی کے غیر مطبوعہ سرمایہ میں سورہ آل عمران کی چند آیات کی تفسیر بھی ملتی ہے، لیکن ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی کی تحقیق یہ ہے کہ یہ مولانا مرحوم کی ابتدائی تحریروں میں سے ہے، دیکھئے مقالہ ”تصانیف فراہی کا غیر مطبوعہ سرمایہ“ در مجموعہ مقالات فراہی سیمینار بعنوان ”علامہ حمید الدین فراہی حیات و افکار“ دائرہ حمید یہ سرائے میر اعظم گڑھ ۱۹۹۲ء ص: ۶۱ (آئندہ حوالہ: اجمل اصلاحی) (۹)..... ڈاکٹر ظفر الاسلام نے کتابیات کی بعض کتابوں کی مدد سے اس فہرست میں تین مطبوعہ اجزاء تفسیر کا اضافہ کیا ہے، تفسیر سورہ حشر، تفسیر سورہ فلق اور تفسیر سورہ ناس۔ دیکھئے کتابیات فراہی ص: ۳۹، ۳۹، واضح رہے کہ ان اجزائے تفسیر کا کوئی نسخہ دستیاب نہیں ہے۔ (۱۰)..... دیکھئے تفسیر نظام القرآن امام حمید الدین فراہی، دائرہ حمید یہ مدرسۃ الاصلاح سرائے میر اعظم گڑھ طبع ۱۹۹۶ء حواشی بر صفحات ۷۹، ۹۲، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴

محمد فاروق خاں کے قلم سے ششماہی مجلہ علوم القرآن جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۱ جنوری تا جون ۱۹۸۹ء میں شائع ہوا ہے۔

(۱۲)..... رسائل الامام الفرائی فی علوم القرآن۔ دائرہ حمیدیہ۔ سرائے میر اعظم گڑھ طبع دوم ۱۹۹۱ء حاشیہ از جامع ص: ۱۱۷ (۱۳)..... شائع شدہ از دارالکتب پشاور، پاکستان۔ ۱۹۹۴ء (۱۴)..... اجمل اصلاحی ص: ۶۱-۶۲

(۱۵)..... سلطان احمد اصلاحی: مقالہ مولانا حمید الدین فرائی کے غیر مطبوعہ قرآنی حواشی۔ ششماہی مجلہ علوم القرآن جلد نمبر ۵ شمارہ نمبر ۱ جنوری تا جون ۱۹۹۰ء ص: ۶۷ (۱۶)..... اشرف علی تھانوی۔ مکمل بیان القرآن۔ تاج پبلشرز دہلی ۱۹۷۸ء طبع دوم ص: ج۔ د (آئندہ حوالہ: تھانوی) (۱۷)..... اجمل اصلاحی، حوالہ سابق ص: ۵۹-۶۰، ابھی کچھ عرصہ قبل حکمت قرآن کا اردو ترجمہ دائرہ حمیدیہ سے شائع ہو گیا ہے، مزید ملاحظہ کیجئے، اول الذکر پانچ کتابوں کے موضوعات اور ان کی ضرورت و اہمیت پر مفردات القرآن، مطبوعہ دائرہ حمیدیہ سرائے میر ۱۳۵۸ھ کے شروع میں روابط الکتب الخمیہ کے زیر عنوان اور موخر الذکر سات کتابوں کے بارے میں حکمت القرآن کی ابتداء میں روابط الکتب السبعہ کے زیر عنوان مولانا فرائی کی تحریریں۔ (۱۸)..... اجمل اصلاحی، حوالہ سابق ص: ۷۰ (۱۹)..... تفسیر نظام القرآن: مصنف کے مختصر حالات زندگی از مولانا امین احسن اصلاحی ص: ۲۱ (۲۰)..... تھانوی، اول ص: الف (۲۱)..... تھانوی، اول ص: ۱۸۰-۱۸۲

(۲۲)..... قدوائی، ص: ۲۹-۲۹۱ (۲۳)..... قدوائی، ص: ۲۹۹ (۲۴)..... قدوائی، ص: ۳۰۵-۳۰۶ (۲۵)..... قدوائی ص: ۲۹۲-۲۹۲ (۲۶)..... قدوائی ص: ۲۸۴-۲۸۷ (۲۷)..... قدوائی ص: ۲۹۴-۲۹۸ (۲۸)..... ڈاکٹر محمد یونس نگرانی ندوی، ہندوستان میں عربی فنون کے ممتاز علماء اور ان کی علمی خدمات (۱۸۵۷-۱۹۷۴ء) طبع لکھنؤ ۱۹۷۹ء ص: ۸۰ (آئندہ حوالہ: نگرانی) (۲۹)..... نگرانی ص: ۸۶ (۳۰)..... نگرانی ص: ۸۷ (۳۱)..... امام ابن القیم: التفسیر، جمعہ الشیخ محمد اویس الندوی، تحقیق و تعلیق محمد حامد الحق، مطبعة النبی المحدث محمد المکرمہ ۱۹۴۹ء، مقدمہ الجامع ص: ۶ (۳۲)..... نگرانی، ص: ۸۴-۸۵ (۳۳)..... سلفی، ص: ۳۳ (۳۴)..... حاشیہ الاقان ۱۴۰۶ھ/۱۹۸۶ء میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی سے اور حاشیہ تفسیر بغوی ۱۴۰۲ھ/۱۹۸۲ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور سے شائع ہو گئے ہیں، بقیہ حواشی قلمی صورت میں ہیں، دیکھئے محمود حسن کا تحقیقی مقالہ برائے ایم فل ”مولانا احمد رضا خان کی عربی زبان و ادب میں خدمات“ (غیر مطبوعہ) پیش کردہ شعبہ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ۱۹۹۰ء (۳۵)..... شائع شدہ ششماہی مجلہ علوم القرآن، علی گڑھ جلد نمبر ۱ شمارہ نمبر ۱ جولائی دسمبر ۱۹۸۵ء (۳۶)..... سلفی ص: ۳۴ (۳۷)..... قدوائی، ص: ۲۰۹-۲۱۲ (۳۸)..... قدوائی ص: ۲۱۵-۲۱۶ (۳۹)..... رئیس فاطمہ، مقالہ ”پروفیسر عبدالعلیم۔ ایک عہد ساز شخصیت“ در کتاب ”علیم صاحب“ از پروفیسر محمد سالم قدوائی، ادارہ علوم اسلامیہ، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ طبع اول ۱۹۹۵ء ص: ۱۳۴

☆.....☆.....☆